سیکشن - ب

سوال نمبر (i) :

حاجی اورنگ زیب خان نے کراچی سے آ کر اپنے دوست بشارت کو خط لکھا کہ مجھے کینسر کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا تو ڈاکٹر نے بولا کہ باقی زندگی ہنسی خوشی گزاریں - میری بیوی میری حالت پر آنسو بہا رہی ہے - اس لیے میں نے سوچا کہ تمہارے پاس چلا آؤں تاکہ میرا دل لگ جائے اور کچھ وقت تمہارے ساتھ ہنس لوں لہذا میں نے تمہارے ساتھ اچھا وقت گزارا - یہ خط پڑھ کر حاجی صاحب کا دوست اگلے دن پشاور آ گیا تاکہ حاجی صاحب کی خدمت کر سکے

سوال نمبر (ii) :

عبدالودود قمر ایک قابل مصنف تھے اور حسین جعفری کے جگری دوست تھے۔ وہ دائرہ ادبیہ کے اہم کارکن تھے۔ وہ اس کے لیے خوب کارنامے سرانجام دیتے مثلاً مہمانوں کے بیٹھنے کا بندوبست کرنا، اُن کی مہمان نوازی کرنا، مختلف شعراء کے مشورے سے مختلف قسم کے مشاعرے منعقد کرنا، دائرہ ادبیہ کی تشہیر کے لیے کام کرنا وغیرہ۔ عبدالودود قمر کے ساتھ جو مصنفین شامل تھے وہ ہیں:

i) پطرس بخاری ✗   ii) حسین جعفری
iii) مہتر چترال ✗   iv) فارغ بخاری

2

4

سوال نمبر (۷):

ماسٹر الیاس نہایت سادہ قسم کے آدمی تھے دنیا کے طور طریقے اُن کو نہیں آتے تھے نہایت خاموش طبیعت کے تھے لوگ آتے جاتے اُن کو سلام کرتے تھے لیکن کوئی اُن سے دوستی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ اِس کی وجہ اُن کی سادگی تھی اور یہ کہ وہ بول چال میں

نہایت کمزور تھے اُن کی گرامر میں بھی خامی غلطیاں ہوا کرتی تھیں اور یہ بھی کہ اُن کے مالی حالات کچھ ٹھیک نہیں ہے۔

سوال (vi) :-

بیگم راجہ اور بیگم فواد دونوں ہر وقت لڑتے رہتے تھے۔ اُن کے محلے والے اُن سے خاصے ناخوش تھے۔ ایک دن راجہ صاحب سیر سے واپس آرہے تھے تو محلے کے ایک بزرگ نے اُن کو روک لیا اور کہنے لگے کہ آپ اپنی بیوی کو سمجھیں اس پر راجہ صاحب نے جواب دیا کہ یہ عورتوں کا معاملہ ہے میں اور آپ اس میں دخل دیتے اچھے نہیں لگیں گے۔ ہاں اگر آپ اپنی بیوی کو بھیجوا کر اُن کو سمجھا دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔ اس پر وہ بزرگ شرمندہ ہوگیا۔
نیز یہ کہ یہ دونوں کردار سبق "مائیں" سے لیے گئے ہیں۔

سوال نمبر (vii) :-

افسانہ "لیتہ" سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے انسان ہر حال میں ناخوش ہوتا ہے اور ہمیشہ

زیادہ کی خواہش رکھتا ہے۔ جو اس کو ملا ہے اس پر شکر ادا نہیں کرتا۔ جیسے کہ سبق "کتبہ" میں ایک کلرک، سپرڈنٹ بننے کی خواہش میں ایک سنگِ مرمر کا ٹکڑا لے آیا تاکہ اس سے نئے گھر کی تختی بنائے لیکن آخر میں وہی سنگِ مرمر کا ٹکڑا اس کی قبر پر لگا دیا گیا۔

سوال (xi):

سقراط ایک عقل مند آدمی تھا۔ وہ ایتھنس کا شہری تھا اور نوجوانوں کا فلسفہ اور حکمت سکھاتا تھا۔ سقراط کی بڑھتی شہرت دیکھ کے لوگ اس کے دشمن ہوگئے اور اس پر الزام لگانے شروع کر دیے۔ انہوں نے اس پر الزام لگائے کہ سقراط ایتھنس کے نوجوانوں کو خراب کر رہا ہے اور ان کو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے سے روک رہا ہے اور لوگوں کے دلوں میں ماں باپ کا پیار ختم کرتا جا رہا ہے۔ اس پر سقراط کو موت کی سزا دی اور زہر پلا کر مار دیا گیا۔

سوال نمبر (xii) :-

اس نظم "بڑھے چلو" جس کے شاعر "اختر شیرانی" ہیں، کا مرکزی خیال قومی سربلندی اور ترقی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ ہم نے جب الگ وطن حاصل کر لیا تو اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی سربلندی کے لیے مل کر کام کریں اور چاہے ہمارے راستے میں کوئی بھی رکاوٹ آ جائے ہم مل کر اس کا سامنا کریں۔ ہر بندہ اپنا کام سچے دل سے انجام دے اور ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح دے تاکہ ہم ترقی کی راہ پر کامزن ہو جائیں۔

سوال نمبر (xiii) :-

رموزِ اوقاف :-

رموز "رمز" سے نکلا ہے جس کے معنی اشارہ کے ہیں اور اوقاف "وقف" سے نکلا ہے جس کے معنی "ٹھہراؤ" کے ہیں۔ یعنی روزمرہ کی بول چال میں جب ٹھہراؤ آتا ہے اس کے لیے جو علامات استعمال کی جاتی ہیں اسے رموزِ اوقاف بولتے ہیں مثلاً

i) تفصیلیہ (:-)   ii) سوالیہ (?)   iii) واوین (" ")

تفصیلیہ (:-) اس نشان کو کیا جاتا ہے جہاں کسی چیز کی تفصیل درکار ہو یا جہاں پر کسی فہرست کا ذکر ہو۔ مثلاً ":-

i) تفصیلیہ کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:-

ii) پاکستان کے شہر مندرجہ ذیل ہیں:-

iii) بازار سے سامان لانے کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:-

سوال نمبر (ix)

تجنیسِ تام:-

تجنیس تام سے مراد وہ الفاظ ہیں جو کسی ایک شعر میں آگئے ہیں جو کہ ہو بہو ایک جیسے ہوں لیکن معنی الگ ہوں مثلاً ":-

i) جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانہ کے مکینوں میں

اس شعر میں "میں" اور "میں" ہیں۔

گلے اس سے ملتے ہیں گلے جتنے بھول گئے
ورنہ یاد ہیں ہم کو شکایتیں کیا کیا

اس شعر میں "گلے" اور "گلے" ہیں۔

تیرے کوچے سے نکل کر اور کدھر جاؤں گا
گھر میں گھر جاؤں گا، صحرا میں بکھر جاؤں گا۔

اس شعر میں "گھر" اور "گھر" تجنیس تام ہے"

سوال نمبر (۱۷) :

استدراکی جملے :

ایسا جملہ یا الفاظ کا مجموعہ جس میں ایسے الفاظ کا آنا جو جملے کے دو حصوں میں مقابلہ کریں۔ مثلاً

علی بہت اچھا لڑکا ہے لیکن کبھی کبھی شرارت کرتا ہے۔

(ii) بے شک اس نے آنے کا وعدہ پورا کیا مگر بہت دیر کر دی

(iii) ہم ضرور مقابلہ جیتے ہوتے اگر اس نے دل سے کھیلا ہوتا۔

6

(iv) اس نے ہم سے جھوٹ بولا حالانکہ وہ بہت اچھا لڑکا ہے۔

سیکشن : ج

سوال نمبر (4)

پارٹ [ب]

غزل کا نام :- غزل ۲

شاعر کا نام :- فیض احمد فیض

میں داخل ہونا چاہیے

مفہوم :- موت سے ڈرنا نہیں چاہیے اور شان سے مقتل

تشریح :- [شعر 1]

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ انسان کی موت کا تو ایک دن معین ہے۔ وہ جو اعمال زندگی میں کرتا ہے وہی اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے۔ لہذا انسان کو اپنی موت سے ڈرنا نہیں چاہیے اور بہادری کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا چاہیے بے شک انسان جس شان سے مقتل میں داخل ہوتا ہے وہی یاد رکھا جاتا ہے۔ دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ جان کی پروہ نہیں کرنی چاہیے بلکہ بہادری سے لڑنا چاہیے جان تو آنی جانی کی چیز ہے۔

[شعر 2]

مفہوم :- عشق میں کوئی ہار جیت نہیں ہوتی

تشریح :- اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ عشق میں کوئی ہار جیت نہیں ہوتی۔ عاشق

اپنے محبوب سے انتہا کی محبت کرتا ہے پھر اگر اس کو اپنی محبت حاصل ہو جائے تو خود کی جیت تصور کرتا ہے اور اگر اس کا محبوب اسے حاصل نہیں ہوتا پھر بھی وہ ہارتا نہیں ہے اس بات میں خوش ہو جاتا ہے کہ اس نے انتہا کی محبت کی ہے اور آگے بھی کرے گا۔

سوال نمبر ۳:-

پارٹ [الف]

سبق کا نام: فاقے میں روزہ
مصنف کا نام: خواجہ حسن نظامی

سیاق و سباق:

اس سے پہلے سبق میں ۱۸۵۷ء کی جنگ کا حال بیان کیا گیا ہے کہ بہادر شاہ ظفر کو قید کر لیا اور ان کے شاہی خاندان کو محلوں سے نکال دیا۔ مرزا سلیم

اپنی بیوی، ماں اور بہن کے ساتھ گاؤں میں رہنے آئے وہاں میوتیوں نے ان کی خوب خدمت کی رہنے کو گھر دیا اور کھانے کو کھانا۔ مرزا سلیم ان کے کھیتوں کی رکھوالی کرتا تھا اور اس کے بدلے وہ ان کو اناج دیتے تھے۔ کچھ عرصہ یہاں گزارا پھر واپس حالت ٹھیک ہوئے تو واپس دہلی چلے گئے۔

تشریح:-

اس پیراگراف میں مصنف نے 1857ء کی جنگ کے اثرات کے بارے بتایا ہے کہ کیسے شاہی خاندان کو محل سے نکال دیا گیا اور وہ لوگ جو ہمیشہ نازوں میں پلے تھے وہ اب کھانے اور اپنے ہر چیز کے محتاج تھے۔ ان کی حالات کے لیے یہ محتاجی کافی تھی کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی زوال نہیں دیکھا تھا۔ مرزا سلیم اپنی بیوی، بہن اور ماں کو لے کر گاؤں آئے۔ مرزا سلیم کو میوتیوں نے خوب سہارا دیا ان کو گھر دیا کھانا دیا اور ہر قدم پر ان کی مدد کی۔ مرزا سلیم کے حالات پہلے ہی محل برباد کرنے کی وجہ سے اور محتاجی کے عالم کی وجہ سے ناخوشگوار تھے لیکن

کچھ نہ کچھ کر کے مرزا سلیم نے اپنے آپ کو سنبھالا۔
پھر جب مرزا سلیم کی بیوی فوت ہوگئی تو یہ
صدمہ ایسا لگا کہ مرزا سلیم کے اندر جان
ہی باقی نہ رہی۔ پہلے بزرگ گواہ دی اب
بیوی لہذا مشکلات کا سامنا کرتے رہے۔ بیوی
کی موت پر پڑوسیوں نے کفن دفن کا
انتظام کیا اور شام ہونے سے پہلے تک ہی
اس کی بیوی کو قبر میں اُتار دیا جہاں
یہ دائمی نیند سو گئی۔

سوال نمبر ۵:

پاکستان اور اسلامی اتحاد

تعارف :-

ہمارا ملک پاکستان ہمیں بہت کوششوں کے بعد نصیب ہوا ہے۔ پاکستان ریاست مدینہ کے بعد ایسا ملک ہے جو کلمہ اور اسلام کے نام پر تشکیل میں آیا۔ اسلامی جمہوریت پاکستان کے حصول کا مقصد ہی اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے کیونکہ برصغیر میں دو قومیں آباد تھیں جس سے مسلمانوں کو کئی مشکلات در پیش آئیں۔ لہذا ہم نے اسلام کے نعرے پر پاکستان حاصل کیا۔

پاکستان اسلامی ریاست :-

پاکستان نے پہلے دن سے دشمن کے ناپاک ارادوں کو غارت کیا ہے۔ پاکستان پہلے دن سے ہی جنگ کی حالت میں ہے یہی وجہ ہے کہ یہ اتنا مضبوط بن چکا ہے کہ اس کو گرانا مشکل ہے۔ ہماری افواج اور نوجوانوں کے دل اسلام کے جذبوں سے سرشار ہیں۔ پاکستان اسلامی ممالک میں ایک قوی مقام رکھتا ہے۔ پاکستان کلمہ پر حاصل

ہوا ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی ترقی کی کوشش کرتے ہیں اور آپس میں اتحاد رکھیں آخر ہم اس پرچم کے نیچے ایک ہیں۔

اہمیتِ پاکستان:-

پاکستان ایسی جگہ پر موجود ہے جس کے ساتھ بہت طاقتور اور اہم ممالک کی سرحدیں ملتی ہیں۔ پاکستان کے ساتھ کئی مسلم ریاستیں لگتی ہیں مثلاً ایران، افغانستان وغیرہ اور باقی مسلم ریاستیں بھی کچھ خاص دور نہیں ہیں مثلاً ایراق، عرب وغیرہ لہذا پاکستان مسلم دنیا کے درمیان میں موجود ہے اور مسلمان ریاستوں کے دل کی حیثیت رکھتا ہے۔ نیز پاکستان کے پاس سمندر بھی ہے جو کہ باقی مسلم ممالک کو کافی فائدہ دیتی ہے۔ پاکستان مسلم دنیا کا پہلا ایٹمی طاقت رکھنے والا ملک ہے لہذا یہ مسلمان ممالک کے ساتھ گہرے تعلقات رکھنے کی ایک اہم وجہ ہے کیونکہ پاکستان نے ہر موقع

پر آنکھ بند کر کے مسلم ممالک کا ساتھ دیا۔

پاکستان اور اسلامی اتحاد :-

پاکستان نے پہلے دن سے اسلامی اتحاد کی کوششیں شروع کر دیں تھی اور ابھی تک اس کار خیر میں لگا ہے۔ پاکستان نے ہر موقع پر اپنی طرف سے پوری مدد فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ پاکستان نے (OIC) کے ذریعے مسلم ممالک میں اتحاد لانے کی کوششیں کی ہیں۔ پاکستان (OIC) کا اہم رکن ہے۔ پاکستان اسلامی اتحاد کے لیے تمام مسلم ممالک کے ساتھ تجارت کرتا ہے تاکہ ہر ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ ایٹمی طاقت ہونے کی وجہ سے وہ ان کے دشمن ممالک کو آنکھیں دیکھاتا ہے۔ شروع کے دنوں میں پاکستان نے ملائشیہ (Malaysia) کی ہاتھ کھول کر مدد کی۔ اسی طرح (Israel) کے خلاف لڑتا رہا۔ افغانستان کے وقت بھی اس کی بہت مدد کی۔ لہذا پاکستان ابھی تک اسلامی اتحاد کی تحریک کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

اختتام:

جلد پاکستان اور دیگر مسلم ریاستیں بہت گہری دوستی کا نمونہ پیش کرتی ہیں اور اگر ایسا ہی رہا تو جلد وہ وقت آئے گا جب اسلام دنیا پر راج کرے گا اور کوئی اس کی مخالفت کرنے والا نہیں ہوگا۔ ویسے بھی اتفاق میں برکت ہے۔ اسلامی اتحاد میں نہ صرف پاکستان بلکہ باقی اسلامی ممالک اور دین اسلام کی بھی سرشاری ہے۔ اللہ اسلام کا بول بالا کرے آمین!

7